سوال

(28) زید زکوٰۃ نہیں دیتا دریافت کرنے پر کہتا ہے لخ۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید زیورات کی زکوٰۃ نہیں دیتا۔ دریافت کرنے پر کہتا ہے کہ جو زیورات اس کے نزدیک اس کے عورت اس کو پہنا کرتی ہے، اس لیے استعمال میں آنے والے زیورات پر زکوٰۃ وجاب نہیں۔ کیا یہ سچ ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میری ناقص تحقیق میں زیورات پر زکوٰۃ واجب نہیں، اگر دے تو اچھا ہے۔ (اہل حدیث امرتسری ۴ نومبر ۱۹۳۸ء)
شرفیہ: ... وہ بعض سلف کا مسلک ہے موطا میں دو (۲) اثر بھی ہیں، ایک عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا کہ وہ اپنی ۹ یتیم بھانجیوں کی متولی تھیں، اور ان بچیوں کے زیورات کی زکوٰۃ نہ نکالتی تھیں، دوسرا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ہے کہ وہ اپنی لڑکیوں اور لونڈیوں کے زیورات سے زکوٰۃ نہ نکالتے تھے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو ان دو (۲) اثروں میں یہ تصریح نہیں، کہ ان کے زیورات کا نصاب پورا تھا یا نہیں، یعنی بیس دینار تھا، یا نہیں، ممکن ہے وہ نصاب سے کم ہوں، پھر خصوصاً جب آثار مرفوع حدیث کے خلاف ہوں تو ان کا کوئی اثر نہیں ہوتا، اور یہ آثار خلاف حدیث مرفوع ہیں، کما سیاتی اور بعض اصحاب کو امام ترمذی کے قول سے بھی مغالطہ ہوتا ہے، جہاں انہوں نے عمرو بن شعیب کی حدیث کو روایت کر کے کہا ہے:
((المثنّٰی ابن الصباح وابن لھیعة یضعفان فی الحدیچ ولا یصح فی ھٰذاف عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شئ انتھیٰ وسیاتی جواب قول الترمذی عن الحافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ قال فی بلوغ المرام عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن امرأة اتت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومعھا ابنة لربادفی یدابنتھا مسکتان من ذھب فقال لھا اتعطین زکوٰہ ھٰذا قالت لا قال ایسرک ان یسورک اللہ بھما یوم القیامة سوار بن من نار فالقتھما رواہ الثلثة واسنادہ قوی وصحی الحاکم من حدیث عائشة رضی اللہ عنھا انتھیٰ وقال الحافظ ابن حجر ایضافی التلخیص بعد ذکر ھٰذا الحدیث بلفظ ابی داوٗد اخرجہ من حدیث حسین العلم وھو ثقة عن عمرو وفیہ رد علی الترمذی حیث جزم بانہ لا یعرف الا من حدیچ ابن لھعیة والمثنیٰ ابن الصباح وقد تابعھم حجاج بن ارطاة ایضا قال لا بیھقی وقد انضم الیٰ حدیث عمرو بن شعیب حدیچ ام سلمة وحدیث عائشة وساقھما وحدیث عائشة اخرجہ ابو داوٗد الحاکم والدار قطنی والبیقی وحدیث ام سلمة اخرجہ ابو داود الحاکم ومن زکر معھما ایضا وروئے ایضا عن اسماء بنت یزید رواہ احمد ولفظہ عنھا قالت دخلت انا وخالتی علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلینا اساوہ من ذھب فقال لنا اتعطیاف زکوٰة فقلنا لا قال اما تخافان این یسورما اللہ بسوار من فارادیا زکاتہ ثم ذکر حدیث لا زکاة فی المحلی من روایة البیھقی فی المعرفة ثم قال ال اصل لہ انما یروی عن جابر من قولہ انتھیٰ (ص ۱۸۳ جلد ادحدیث ام سلمة ذکرہ ایضا فی بلوغ المرام بلفظ انھا کانت تلبس وضاھا من ذھب فقالت یا رسول اللہ اکنز ھو قال اذا اویت زکاتہ فلیس بکنز رواہ ابو داوٗد والدار قطنی وصحہ الحاکم انتھیٰ))
خلاصہ یہ کہ زیور مستعملہ میں زکوٰۃ فرض ہے، اس کا خلاف قطعاً باطل ہے۔ (ابو سعید شرف الدین دہلوی رحمة اللہ علیہ) (فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ص ۴۴۰)

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 7ص 95۔96

محدث فتویٰ